2492 ـ كيا سود كى حرمت كا علم ہونے سے قبل كمائے گئے سود سے بھى چھٹكارا حاصل كرنا واجب ہے

سوال

كوئى شخص بنك ميں ركھى گئى رقم پر فائدہ لينے كا عادى ہو چكا تھا اور بالآخر اسے علم ہوا كہ ايسا كرنا حرام ہے، تو اس نے فائدہ لينا ترك كر ديا، اور اس كے بعد اس نے محسوس كيا كہ توبہ كى شرائط پورى كرتے ہوئے يہ مال چندہ ميں دے دے، ليكن اسے دو قسم كى مشكلات كا سامنا ہے:
1 ـ پہلى مشكل يہ ہے كہ سابقہ دور ميں بنك سے ليے گئے فائدہ كى صحيح رقم كا حساب نہيں لگا سكتا.
2 ـ دوسرى مشكل يہ ہے كہ اس وقت اس كى جمع كردہ رقم اس رقم سے كم ہے جو اس نے بنك سے سابقہ سالوں ميں بطور فائدہ حاصل كى تھى.
مندرجہ بالا بيان كى روشنى ميں مندرجہ ذيل سوالات كے جوابات ديے جائيں:
1 ـ كيا اس شخص كى توبہ كے ليے شرط ہے كہ وہ اس فائدہ كى سارى اور صحيح رقم خيرات كرے جو اس نے بنك سے بطور فائدہ حاصل كيا تھا؟
2 ـ اگر سابقہ سوال كا جواب اثبات ميں ہو تو كيا اس پر واجب ہے كہ اس كے پاس جتنى رقم بھى متوفر ہو فورا خيرات كردے؟ (اپنى اور اہل و عيال كى اساسى ضروريات پورى كرنے كے بعد) مثلا كيا يہ شخص ايسى اشياء خريد سكتا ہے جو ضروريات ميں شامل نہيں ہوتيں (رہائش، كھانے پينے اور لباس، دوائى اور منتقل ہونے كے علاوہ) ليكن يہ اشياء اہميت سے خالى نہيں (مثلا كمپيوٹر) ؟
3 ـ اگر سوال كے دوسرے حصہ كا جواب اثبات ميں ہو تو كيا يہ شخص بنك سے حاصل كردہ فائدہ كے برابر مال خيرات كرنے سے قبل اس رقم سے جو بھى اس كے پاس متوفر ہو حج كر سكتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

جو لوگ سود كھاتے ہيں وہ اسى طرح كھڑے ہونگے جس طرح شيطان كے چھونے سے خبطى بن جانے والا شخص كھڑا ہوتا ہے، يہ اس ليے كہ وہ يہ كہا كرتے تھے كہ تجارت بھى تو سود كى طرح ہے، حالانكہ اللہ تعالى نے تجارت كو حلال كيا اور سود حرام كيا ہے، جو شخص اپنے پاس آئى ہوئى اللہ تعالى كى نصيحت سن كر رك گيا اس كے ليے

وہ جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے البقرة (275).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے

یعنی جس تك یہ بات پہنچ گئی کہ اللہ تعالی نے سود سے روك دیا ہے تو وہ اپنے تك شریعت کے پہنچتے ہی اس سے باز آ گیا تو جو معاملہ پہلے ہو چکا وہ اس کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: جو کچھ گزر چکا اللہ تعالی نے اسے معاف کردیا"

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ والے دن فرمایا:

" جاہلیت کا سارا سود میرے ان قدموں کے نیچے رکھ دیا .... "

(لہذا جب سودی لین دین کرنے والوں کی جو رقم اصل مال سے زیادہ تھی اسے ختم کردیا گیا تو) دور جاہلیت میں لی گئی زیادہ رقم کو واپس کرنے کا حکم نہیں دیا گیا.

(قولہ) عفا (اللہ) عما سلف : جو کچھ ہو چکا اللہ تعالی نے معاف کردیا، یہ اللہ تعالی کے (اس فرمان کی طرح ہی) ہے:

تو اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف

سعید بن جبیر اور سدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے لیے وہی ہے جو گزر چکا: (یعنی)حرمت سے قبل جو سود کھایا کرتا تھا.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر بین القوسین عبارت وضاحت کے لیے ہے.

اوراس بنا پر آپ کے لیے وہ مال واپس کرنا لازم نہیں جو آپ نے حرمت معلوم ہو جانے سے قبل حاصل کیا تھا، لیکن جو سود آپ نے حرمت کا علم ہو جانے کے بعد وصول کیا ہے اگر تو وہ مال آپ کے پاس باقی ہے تو اسے واپس کرنا واجب ہے، اور اگر وہ مال آپ کے مال میں مل گیا ہے اور آپ اس کا بالتحدید علم نہیں رکھتے تو آپ اس کا اندازہ لگائیں اور جو غالب ظن ہو اسے نکال دیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (824) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کی توبہ قبول فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .